ذکر بالجہر

الله

از رشحاتِ فکر

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول سعیدی

صاحب شرح صحیح مسلم و تفسیر تبیان القرآن

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا

اللہ کا ذکر کرو جیسے تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدت سے (البقرۃ: ۲۰۰)

ذکر بالجہر

بلند آواز سے ذکرِ الٰہی کے جائز و مستحب ہونے کا بیان آخر میں
صلاۃ و سلام بصیغہ ندا اور اذان سے پہلے یا اس کے
بعد درود شریف کے پڑھنے کے جواز و استحباب پر گفتگو

از رشحاتِ فکر

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ غلام رسول سعیدی

صاحب شرح صحیح مسلم و تفسیر تبیان القرآن

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بار اول : 1971ء
الطبع الرابع : ذوالقعدۃ 1427ھ / دسمبر 2006ء
مطبع : روی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : [redacted] روپے

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۳۱۲۱۷۳۔۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲۔۴۲۔۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

ذکر بالجہر اور احادیث

کسی مسئلہ کی تحقیق اور تنقیح کے لئے قرآنِ کریم کے بعد احادیثِ رسول پر اعتماد کیا جاتا ہے، رسالہ ذکر بالجہر (حصہ اول) میں اس موضوع پر پہلے قرآن کریم سے اور اس کے بعد احادیث سے دلائل پیش کیے گئے تھے، مولوی سرفراز صاحب نے اپنے رسالہ حکم الذکر بالجہر میں قرآنِ کریم کی آیات سے استدلال پر جو اعتراضات کیے تھے ان کے جوابات ہم پیش کر چکے ہیں، اب ہم ان احادیث کی تحقیق شروع کرتے ہیں جن کو ہم نے رسالہ ذکر بالجہر (حصہ اول) میں ذکر کیا تھا اور اس ضمن میں سرفراز صاحب کے اعتراضات کے جوابات بیان کریں گے فنقول وباللہ التوفیق ۔

حدیث ابنِ عباس

امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت ابنِ عباس سے روایت کرتے ہیں :۔

ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علیٰ عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ [1]

"عہدِ رسالت میں معمول تھا کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے اور ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ میں ان کے ذکر بالجہر کو سن کر جان لیتا تھا کہ جماعت ہو چکی ہے ۔"

---

[1] صحیح بخاری ، ج ۱ ، ص ۱۱۶ ۔

یہ حدیث اپنے مفہوم اور دلالت کے اعتبار سے جماعت کے بعد ذکر بالجہر کے جواز پر نیز اس کے مسنون اور مستحب ہونے پر بالکل واضح دلیل ہے اور ایسی صحیح، صریح اور منصوص حدیث کے ہوتے ہوئے ہمیں یہ دیکھنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ کوئی شخص اس کے خلاف کیا کہتا ہے۔

یاد رکھئے جب کوئی مسئلہ حدیث سے ثابت ہو اور اس کے معارض اور مخالف، کتاب و سنت میں کوئی قطعی دلیل نہ ہو تو ایسی صورت میں اس حدیث پر عمل کرنا ہی صحیح دین ہے اور کوئی شخص اپنی جگہ پر کتنا ہی بڑا بزرگ اور عالمِ دین کیوں نہ ہو لیکن جب وہ حدیثِ صریح کے خلاف کوئی بات محض اپنی رائے سے بلا دلیل کہتا ہو تو صحیح اور صریح حدیث کے مقابلہ میں اس کی ذاتی رائے کو چھوڑ دینا ہی ہدایت اور راہِ استقامت ہے، بعد کا کوئی شخص علم و فضل میں کتنا ہی فائق کیوں نہ ہو، صحابہ سے نہیں بڑھ سکتا اور جب اصول یہ ہے کہ قولِ صحابی بھی اگر حدیثِ رسول کے معارض ہو تو حدیث کے مقابلہ میں اس قول کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو سوچئے جن کی حدیث کے خلاف صحابہ کی بات بھی نہیں مانی جاتی ہو تو ان کے خلاف بعد کے کسی بزرگ یا ما و شما کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔

حدیثِ ابنِ عباس کے منسوخ ہونے کا جواب

حضرت ابنِ عباس واضح اور واشگاف الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ فرائض کی جماعت کے بعد ذکر بالجہر کرنا عہدِ رسالت کا معمول تھا لیکن مؤلفِ "حکم الذکر بالجہر" مولوی سرفراز صاحب اسے نہیں مانتے، کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے، نسخ کے دعویٰ پر انہوں نے نہ تو قرآنِ کریم سے کوئی صاف اور صریح نص پیش کی ہے جس کا مفاد یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ نے فرائض کی جماعت کے بعد ذکر بالجہر سے روک دیا ہے، نہ ہی ایسی کوئی حدیث لا سکے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے بعد ذکر بالجہر کرنے سے منع کر دیا ہو یا کم از کم کسی صحابی سے ہی یہ روایت ہو کہ بعد میں یہ عمل متروک ہو گیا تھا۔